مُناظرہ

اِمام جعفر بن محمد الصادق

قدس سرہ العزیز

افادات

مفکر اسلام کنز العلماء بحر العلوم

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

صراط مستقیم پبلیکیشنز

6-5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042-37115771-2, 0315 / 0321 - 9407699

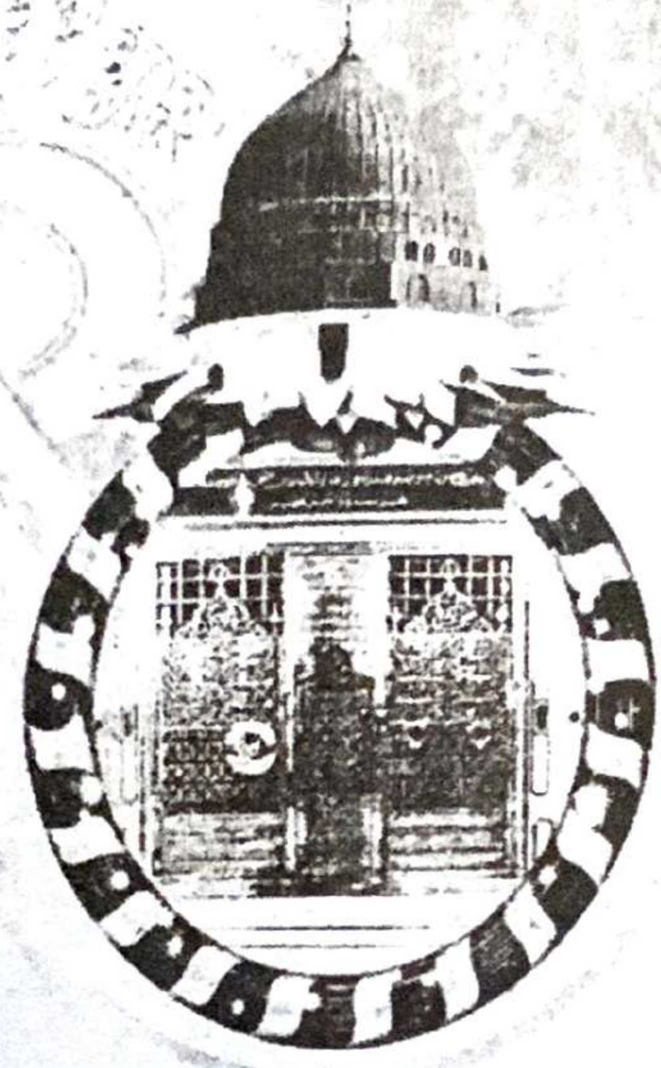

مُناظرہ

اِمام جعفر بن محمد الصادق
قدس سرہ العزیز

افادات

مفکر اسلام کنز العلماء بحر العلوم

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
6-5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0315 / 0321 - 9407699

انتساب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندۂ ناچیز اپنی اس کاوش کو

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا و سلام اللہ علیہا

کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہا کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کے طفیل بندۂ ناچیز اور تمام اراکین تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ و تحریک صراط مستقیم کو زیادہ سے زیادہ آپ سے فیضیاب فرمائے۔ آمین

والسلام مع الاکرام
محمد اشرف آصف جلالی
۰۷ ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ
بمطابق 7 جولائی 2022ء

نام کتاب ـــــ مُناظرۃ امام جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ

از افادات ـــــ مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

مرتب ـــــ شعبہ تحقیق و تدوین مرکز صراط مستقیم

تخریج و تہذیب ـــــ مولانا مفتی محمد عرفان علی جلالی مرکز صراط مستقیم

باہتمام ـــــ شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی

صفحات ـــــ 128

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	پہلے اسے پڑھیں	5
2	**مناظرہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پہلا حصہ**	8
3	خوف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	13
4	رافضی کی پہلی دلیل	14
5	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	15
6	رافضی کی دوسری دلیل	16
7	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	16
8	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے خوف ہونے پر دلیل	19
9	رافضی کی تیسری دلیل	20
10	شجاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	22
11	سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کا سا کام کیا	28
12	رافضی کی چوتھی دلیل	31
13	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	32
14	انفاق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	33
15	خدا رضائے صدیق چاہتا ہے	34
16	**مناظرہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ دوسرا حصہ**	37
17	رافضی کی دلیل نمبر سات	39
18	سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	46
19	اشجع الناس کون؟	48

20	رافضی کی آٹھویں دلیل	51
21	رافضی کی نویں دلیل	55
22	رافضی کی دسویں دلیل	57
23	رافضی کی گیارہویں دلیل	62
24	بارہویں دلیل	66
25	تیرہویں دلیل	68
26	گستاخ رسول کا حکم	70
27	**مناظرہ امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ **تیسرا حصہ**	72
28	رافضی کی تیرہویں دلیل	75
29	رافضی کا سوال	77
30	رافضی کا ایک اور سوال	80
31	امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال	81
32	دیہاتیوں کے لیے دین فہمی	84
33	شان صحابہ سے جلنے والے کا انجام	86
34	ترتیب خلافت وشان خلفائے اربعہ	88
35	رافضی کی رافضیت سے توبہ	98
36	مخالفت خلفائے ثلاثہ پہ موت کا انجام	100
37	امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبت	103
38	ھذہ مناظرۃ جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ مع الرافضی	110
39	مخطوطہ مناظرہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	121

پہلے اسے پڑھیں

امام اہل سنت مجدد دین وملت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت باعث خیر و برکت حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن محدث بریلی فرماتے ہیں کہ

جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المومنین امام المتقین عبداللہ بن عثمان ابی بکر صدیق اکبر و جناب امیر المومنین امام العادلین ابو حفص عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما وارضاھما کا جناب مولی المومنین امام الواصلین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالی وجھہ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے افضل و بہترین امت ہونا مسئلہ اجماعیہ ہے۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سادات امت و مقتدایان ملت و حاملان...... ناصران بزم رسالت ہیں، قرآن مجید خود صاحب قرآن کی زبان سے سنا اور اسباب فضل و کرامت کو بچشم خود مشاہدہ کیا، دربار دربار نبوت میں لوگوں کے قرب و وجاہت اور اس میں باہمی امتیاز و تفاوت سے جو آگاہی انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں، بالاتفاق انہیں افضل امت جانتے اور ان کے برابر کسی کو نہ مانتے یہاں تک کہ جب زمانہ فتن آیا اور بدعات واہوا نے شیوع پایا شیعہ شنیعہ وبعض دیگر اہل بدعت نے خرق اجماع کیا، شق عصائے مسلمین کا ذمہ لیا مگر یہ فرقہ حقہ وطائفہ ناجیہ کہ اہلسنت و جماعت جن سے عبارت قرناً فقرناً وطبقۃً فطبقۃً اس مسئلہ پر متفق اللفظ رہا۔[1]

امام اہل سنت کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہر دور میں قطعی اجماعی عقیدہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

(۱) مطلع القمرین، باب اول، الفصل الاول فی الاجماع، صفحہ: 134، مکتبہ امام اہل سنت، 2013ء۔

پر آئمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم کے بھی فرمان عالی شان لبریز بعلم وحکمت وعرفان موجوداور لائق بیان ہیں۔

اس سلسلہ میں سیدنا وسندنا وامامنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک رافضی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ وہ رافضی حب مولا علی مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالی وجھہ کی چادر اوڑھ کر افضلیتِ اصدق الصادقین سید المتقین کا منکر تھا۔

امام علم وحکمت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ نے اس کے دلائل کا ردِ بلیغ فرمایا اور اس کو دعوتِ توبہ دی لہذا وہ حضرت سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ کے دلائل سن کر تائب ہو گیا اور افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قائل ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس مناظرۃ کو آسان فہم کر کے عوام تک پہنچانے کی سعی جمیلہ پیر طریقت، رہبر شریعت، جامع المنقول والمعقول، حاوی الفروع والاصول، بحر العلوم، کنز العلماء،

مفکر اسلام، عظیم مذہبی سکالر، حضرت علامہ مولانا،

ڈاکٹر پروفیسر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب

حفظہ اللہ تعالی

(خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ مقدسہ بریلی شریف، انڈیا)

نے فرمائی ہے۔ انہوں نے 14 جنوری 2022 اور 21 جنوری 2022، اور 4 فروری 2022، کے خطابات جمعہ میں بیان کر کے ہزاروں لوگوں تک یہ سرمایہ پہنچایا ہے۔ اب الحمد للہ اس کو زیور تحریر سے آراستہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

اور آخر میں اس مناظرہ کا عربی متن مع مخطوطات کی تصاویر بھی لاحق کر دی ہیں۔

نوٹ

اس مجموعہ کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے لئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

1۔آپ کے افادات کو باقی رکھتے ہوئے الفاظ کی نوک پلک سنوار کے تحریری انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2۔تمام آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کا متن، قرآنی رسم الخط والے سافٹ ویئر سے پیسٹ کیا گیا ہے۔

3۔آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ حتی المقدور کنز الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

4۔اصل ماخذ تک پہنچنے کے لیے آیات مُقدّسہ، اَحادیثِ مبارکہ، توضیحی عبارات، فقہی جزئیات اور دیگر مواد کی مکمل تخریج کی کوشش کی گئی ہے۔

5۔پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ حتی الامکان تحریری غلطی سے بچا جاسکے، مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کمی وپیشی ممکن ہے۔

6۔اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کوئی فنی غلطی پائیں تو اصلاح کی نیت سے مطلع فرمائیں، ادارہ ان کا شکر گزار ہوگا۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فضل وکرم اور اس کے پیارے حبیب، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاؤں، اور کنز العلماء، مفکر اسلام امام جلالی صاحب زید مجدہ کی پُرخلوص دعاوں کا نتیجہ ہے۔

اور جو بھی خامیاں ہوں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پاک اور بلند بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے

آمین ثم آمین

بجاہ النبی الکریم الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

منجانب: شعبہ تحقیق وتدوین تحریک صراط مستقیم پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ

امام جعفر الصادق

قدس سرہ العزیز

حصّہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَيَسِّرْ لِی أَمْرِی

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

وعلی الہ واصحابہ اجمعین اَمَّا بَعْدُ

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیمُ وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین

وعلی الک واصحابک یاخاتم المعصومین

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ وجل ذکرہ وعز اسمہ کی حمد وثنا اور سید سروراں، حامی بے کساں، دستگیر جہاں، غم گسار زماں، قائد المرسلین، خاتم النبیین، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے آج مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور میں **جمعة المبارک** کے موقع پر ہماری گفتگو کا موضوع ہے:

افضلیتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حضرت امام جعفر صادق کا ایک رافضی سے مناظرہ

اس مناظرے کے نتیجے میں رافضی اپنے رفض سے تائب ہوا اور اس نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا موقف تسلیم کرتے ہوئے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضیلت کو تسلیم کیا۔

اور یہ مناظرہ کتابی شکل میں بھی چھپا ہوا ہے جس کے دو قلمی نسخے مختلف اسناد کے ساتھ اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں اور اب یہ کئی سالوں سے چھپ کر اپنی حقانیت کی روشنی لوگوں تک پہنچا رہا ہے۔ اس کے مخطوطات کے ساتھ اس کی اسناد کا بھی تذکرہ ہے اور ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن سعید انصاری البخاری نے مکہ مکرمہ میں سبق کے اندر اس کو پڑھایا اور ان کے تلامذہ نے پھر اس کو آگے روایت کیا۔

علی بن صالح اس کے آخری راوی ہیں جو کہتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الرَّافِضَةِ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ كَرَّمَ اللهُ وجهه

ایک رافضی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور اس نے آ کر یہ سوال کیا:

یابن رسول اللہ ﷺ من خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ؟

اے رسول اکرم ﷺ کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟

یہ اس نے سوال کیا تو

فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه: أبو بكر الصديق رضی اللہ عنه

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالی نے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ذات کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اور اسی میں ضمناً یہ بھی مراد ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہیں یعنی جب مطلقاً یہ ذکر کیا گیا کہ امت کے اندر رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے بعد سب سے افضل کون ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر کیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جواب پر اس نے کہا:

وما الحجة فی ذلك؟

آپ نے جو جواب دیا ہے اس جواب پر آپ کی دلیل کیا ہے؟

کس بنیاد پر آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اکرم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل مانتے ہیں۔ تو آپ نے کہا

قولہ عزوجل: إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ...الخ۔(۱)

کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جہاں سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ آیت پڑھی اور پھر اس سے استدلال پیش کیا اور فرمایا

فمن يكون أفضل من اثنين الله ثالثهما ؛

جن دو کا تیسرا اللہ ہے ان سے کون افضل ہوگا؟

وهل يكون أحد أفضل من أبي بكر إلا النبي صلى الله عليه وسلم ؛

ان دو میں سے افضل بالیقین رسول اکرم ﷺ ہیں تو پھر رسول اکرم ﷺ کے بعد تیسرے نمبر پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں کہ اللہ کو ایک شمار کر کہ اللہ رب العزت کی ذات ان کے ساتھ ہے اس کے بعد ان دو ذاتوں میں رسول اکرم ﷺ افضل ہیں اور وہ دو ذاتیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے وہ سب سے افضل ہیں۔

تو اس بنیاد پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ قطعی طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اکرم ﷺ کے بعد افضل ترین ذات ہیں۔

(۱) پارہ: 10، سورۃ التوبۃ، الآیۃ: 40۔

خوف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس بارے میں خصوصی طور پر بخاری مسلم دونوں میں یہ حدیث شریف ہے جس کے اندر اس استدلال کی جھلک موجود ہے۔ یعنی اصل یہ استدلال آیت کے ساتھ حدیث پاک کو ملانے سے ہے کہ جب غار کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی گود میں سر مبارک رکھا ہوا تھا اور دشمن غار کے منہ پر پہنچ گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں

نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ

تو غار کے منہ پر مجھے مشرکین کے پاؤں نظر آئے۔

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا

تو میں نے کہا کہ ان میں سے کسی نے نیچے اپنے پاؤں کی طرف دیکھا تو ان کی نگاہ ہم تک پہنچ جائے گی، یہ ہمیں دیکھ لیں گے۔

فَقَالَ

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا

يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ [۱]

تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو تسکین بخشی کہ ہم تنہا نہیں ہیں اگرچہ ہم غار میں دو ہیں لیکن تیسرا اللہ تبارک وتعالی ہے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں تنہا نہیں چھوڑا۔ اللہ رب العزت کی معیت ہمارے ساتھ ہے۔

(۱) مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، 108/7، الحدیث: 6319، دار الجیل۔
بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ التوبۃ، 1712/4، الحدیث: 4386، دار ابن کثیر۔

معیت سے مراد معیت خاصہ ہے یعنی اللہ رب العزت کی خاص معیت ہمارے ساتھ ہے۔اس طرح اس آیت کے الفاظ اور اس کے مفہوم کے ساتھ حدیث پاک کے الفاظ کو ملا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے تین کا قول کیا۔

اور پھر یہ بات بھی یقینی ہے کہ اللہ رب العزت کی ذات گرامی بہت ارفع واعلیٰ ہے اور وہ ذات جن دو کے ساتھ ہے وہ دو افضل ترین ذاتیں ہیں اور ان دو افضل ترین ذاتوں میں سے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں تو آپ یقیناً افضل ہیں اس کے بعد پھر نمبر ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

رافضی کی پہلی دلیل

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت کریمہ اور حدیث پاک دونوں کو ملا کر افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر یہ استدلال پیش کیا اس پر پھر رافضی نے اعتراض کیا

قال له الرافضي: فإن علي بن أبي طالب عليه السلام بات على فراش النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع

رافضی نے کہا: حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ ہجرت کی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جلوہ گر رہے آپ نے رات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پاک پہ گزاری جزع فزع کے بغیر

یعنی جس جگہ قریش مکہ نے حملہ کرنا تھا اس بستر پر لیٹنا یہ بڑا بہادری کا کام ہے تو بغیر گھبراہٹ کے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ اس بستر پہ لیٹے اور رات پوری بسر کی تو اس بنیاد پر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام بڑا ہے۔

یہ اس رافضی نے اس دلیل کے جواب میں جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر دی تھی رافضی نے اس کے جواب میں یہ کہا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

فقال له جعفر: و كذلك أبو بكر كان مع النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس میں بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی برتری ثابت کی کہ یقینا اس بستر پر لیٹنا بہت بڑا کارنامہ ہے مگر ایک ہے بستر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تو خود ذات رسول کے ساتھ تھے۔ ادھر مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ جزع فزع کے بغیر اس بستر پر لیٹے تھے اور رات بسر کی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کب جزع فزع کیا تھا؟ کب آپ نے بے صبری کا اظہار کیا تھا؟ آپ نے بھی تو بے صبری تو نہیں کی تھی بلکہ صبر واستقامت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معیت میں، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔

یقینا خاص موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر، سرکار کا بستر وہاں ہونا یہ بڑا مقام ہے لیکن ذات رسول تو بالآخر ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور حفاظت میں آپ سے جدا نہ ہونا، آپ کے ساتھ ساتھ رہنا، بغیر کسی گھبراہٹ، بغیر کسی شکوہ، شکایت اور بغیر آہ وزاری کے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا وہاں ساتھ دینا یہ آپ کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے۔

رافضی کی دوسری دلیل

جب آپ نے یہ کہا تو

قال له الرجل: فإن الله تعالى يقول بخلاف ما تقول

تو اس رافضی نے کہا کہ آپ جو کہہ رہے ہیں اللہ رب العزت تو اس کے برخلاف کہتا ہے۔

یعنی آپ نے جو دلیل میں کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ذات رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے اور آپ بھی جزع فزع نہیں کر رہے تھے۔تو جزع فزع نہ کرنے پر اس رافضی نے اعتراض کیا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

جب اس رافضی نے یہ استدلال کر کے اعتراض کیا تو

قال له جعفر: وما قال؟

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ کیا فرماتا ہے؟

کہ جس کے میں برخلاف ہوں

قال: قال الله تعالى (لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا)

تو اس نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

{لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا} فلم يكن ذلك الجزع خوفاً؛

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔تو کیا یہ جزع نہیں؟

اب اس رافضی نے ساری بحث جزع پہ موقوف کر دی کہ ادھر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ جزع فزع نہیں کر رہے تھے اور معاذ اللہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ جزع فزع کر رہے تھے۔

یہ اس نے تسلیم کیا کہ ساتھ تو تھے لیکن درے ہوئے تھے، گھبرائے ہوئے تھے اور جزع فزع میں تھے۔ تو فضیلت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ہوئی۔

اور جزع فزع کیسے ثابت ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

کہ رسول اکرم ﷺ جب اپنے صاحب کو کہہ رہے تھے نہ غم کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

تو یہ نہ غم کرو کہنے کی نوبت کیوں آئی؟ اس سے اس رافضی کا استدلال تھا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ غم کر رہے تھے تو ان کو رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ

فلم يكن ذلك الجزع خوفاً؟

تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو خوف تھا یہ جزع نہیں بنتا؟

یہ اس رافضی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی دلیل کا رد کرنے کے لیے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے جزع کا ثبوت دینے کے لیے استدلال پیش کیا۔

قال له جعفر: لا

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہاں سے جزع ثابت نہیں ہوتا۔

کیوں ثابت نہیں ہوتا؟ کہتے ہیں

لأن الحزن غير الجزع والفزع

حزن اور چیز ہے اور جزع اور فزع اور چیز ہے۔

اس پر امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

كان حزن أبي بكر أن يقتل النبي صلى الله عليه وسلم، ولا يدان بدين الله فكان حزن على دين الله وعلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن حزنه على نفسه

اپنی جان کے خطرہ پر جو غم ہوتا ہے وہ جزع فزع ہوتا ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جان کا کوئی غم نہیں تھا کہ میری جان چلی جائے گی۔

كان حزن أبي بكر أن يقتل النبي صلى الله عليه وسلم، ولا يدان بدين الله

حزن اس پہ تھا کہ سرکار نے ابھی سارا دین پھیلانا ہے اور اس سے پہلے ہی وقت شہادت آ گیا ہے کہ لگتا اس طرح ہے کے دشمن غار کے منہ پہ پہنچ آئے ہیں۔

وہ کس لیے غمگین تھے؟ کہ

فكان حزن على دين الله

کہ انہیں غم دین کے لیے تھا کہ دین کا کیا بنے گا؟

وعلى نبي الله صلى الله عليه وسلم

انہیں حزن تھا رسول پاک ﷺ کی ذات گرامی کے لحاظ سے کہ میں اکیلا امت کے ایک نمائندہ کے طور پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوں اور اگر خدا نہ کرے رسول اکرم ﷺ کو کچھ ہو گیا تو قیامت تک کی امت کا مجھ سے سوال ہو گا کہ آپ ساتھ تھے تو ایسا ہوا، اگر ہم ساتھ ہوتے تو بچا لیتے۔ آپ کی وجہ سے رسول پاک ﷺ شہید ہو گئے تو یہ انہیں غم لاحق تھا۔

انہیں اپنے اوپر کوئی غم یا اپنی فکر نہیں تھی جسے جزع کہا جائے بلکہ ان کو دین مصطفیٰ ﷺ اور ذات مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں گہری فکر تھی۔ اس لیے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر مند ہوئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشویش ہوئی اور اس پر رسول پاک ﷺ نے دلاسہ دیا کہ

لَا تَحْزَنْ

آپ فکر نہ کریں رب مجھے بھی محفوظ رکھے گا، دین بھی پورا ہوگا

اس واسطے تم اس کو جزع فزع نہیں بنا سکتے۔ یہ تو ان کا دین کے لیے پیار تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ عشق تھا۔

اور ظاہر ہے اس وقت بڑی امانت کے امین بنے ہوئے تھے انہیں تشویش ضرور لاحق ہونی چاہیے تھی اور ہوئی بھی اور پھر رسول پاک ﷺ نے آگے سے انہیں تسکین دی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے خوف ہونے پر دلیل

تو یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیل پیش کی کہ انہیں اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی، اپنی شہادت سے وہ بالکل خائف نہیں تھے

کیف وقد ألسعته أكثر من مئة حريش فما قال: حس ولا ناف

کہتے ہیں وہ بندہ اپنے بارے میں کیا ڈرے گا، اپنے لحاظ سے اس کو موت کا کیا خطرہ ہوگا کہ جس کو سانپ نے سو سے زائد بار ڈنگ مارا اس نے آگے سے سی تک نہیں کی۔

اس کے بارے میں تم کیسے کہہ سکتے ہو وہ جزع فزع کرے گا!

جزع فزع کرنی ہوتی تو سانپ دیکھ کر چیخیں شروع کر دیتے معاذ اللہ یا پھر ایک

بار کاٹتا تو ہٹا دیتے یا دو بار کاٹتا تو آواز کو بلند کرتے جبکہ وہاں انہوں نے سی بھی نہیں کی۔امام جعفر نے یہ لفظ بولے کہ

فما قال: حس ولا ناف

یہ عربی زبان میں سی کرنے کو کہتے ہیں۔

تو ایسا ہرگز نہیں کہ انہیں اپنی فکر ہو، یقیناً فکر لاحق تھی انہیں دین کے مکمل ہونے کی فکر تھی اور انہیں اندیشہ رسول پاک ﷺ کی ذات کے لحاظ سے تھا اور وہ معیوب نہیں۔

اس بنیاد پر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ وہ ایک تو رسول پاک ﷺ کے صرف بستر یا گھر یا امانتوں کی نگہبانی میں ہی نہیں تھے خود ذات رسول پاک ﷺ کی نگہبانی اور حفاظت میں تھے اور پھر جزع فزع بھی نہیں تھا اس لحاظ سے وہ اپنی جان وارنے کے لیے مکمل طور پر تیار تھے اور یہ ان کی افضلیت کی دلیل ہے۔

رافضی کی تیسری دلیل

اس پر پھر رافضی نے موضوع بدلا اور اپنی طرف سے اس نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت پر ایک علیحدہ دلیل پیش کی اس نے کہا

فان اللہ تعالی قال: اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اللہ رب العزت فرماتا ہے؛ تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے.

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۔[1]

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

تو اس نے کہا کہ

نزل فی علی بن أبی طالب حین تصدق بخاتمہ وھو راکع

یہ آیت حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور اس وقت نازل ہوئی جس وقت آپ حالت رکوع میں تھے اور سائل نے آ کے سوال کیا اور آپ نے اپنی انگوٹھی حالت رکوع میں ہی صدقہ کر دی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَھَا فِیَّ وَفِیْ اَھْلِ بَیْتِ

اللہ کی ساری تعریف ہے جس نے یہ آیت میرے اور میرے اہل بیت کے بارے میں نازل کی۔

اس رافضی نے حضرت مولا علی کی افضلیت پر یہ استدلال پیش کیا۔

فقال لہ جعفر

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کا جواب دیا

اور اس جواب میں اس آیت کے لحاظ سے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت مانی کہ یہ آیت واقعی مولا علی کے بارے میں اتری اور اس کی نفی نہیں کی۔ اگر چہ اس آیت میں ابھی دو جدا رائے ہیں لیکن آپ نے اس کی وضاحت اس طرح کی آپ نے فرمایا کہ

(1) پارہ:6، سورۃ المائدۃ، الآیۃ:55۔

الآیۃُ التی قبلَھا فی السورۃِ اعظمُ منھا

اس سے پہلے والی آیت میں اس سے بھی بڑی شان ہے

پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 54 ہے

قال اللہ تعالی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ۔[۲]

کنزالایمان: اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

اور اس سے آپ نے پھر استدلال کیا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ

اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ

تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا

یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ

اللہ ان سے محبت کرتا ہے وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ ان کا محبوب ہے وہ اللہ کے محبوب ہیں۔

شجاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

وکان الارتداد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

(۲) پارہ:6،سورۃ المائدۃ، الآیۃ:54۔

ارتدت العرب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم

بہت سے عرب مرتد ہوئے

واجتمعت الكفار بنهاوند

نہاوند ایک جگہ ہے جو کہ فارس کے شہروں میں ایک شہر ہے یعنی جو عراق، ایران کی اس وقت کی سرحد تھی وہاں پر کفار اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ

الرجل الذين كانوا يتنصرون به...... قد مات

مسلمانوں کی جو پاور تھی، جس ذات کی بنیاد پر مسلم چل رہے تھے وہ دنیا سے تشریف لے گئے اب ان کی پاور ختم ہو چکی ہے۔

حتى قال عمر رضی الله عنه

یہاں تک کہ اتنا ارتداد تھا یعنی لوگ جو منکرین زکوۃ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا

اقبل منهم الصلاة، ودع لهم الزكاة

زکوۃ نہیں دیتے تو نہ دیں آپ ان سے صرف نماز ہی قبول کر لو۔

یعنی جب شدید ترین حالات تھے تو کہا

يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

ارْفُقْ بِالنَّاسِ!

آپ کچھ نرمی کریں ان کے ساتھ سختی نہ کریں۔

---

(۱) المجالسة وجواہر العلم، لابی بکر احمد بن مروان المالکی، (المتوفی 333ھ) 5\380، الحدیث: 2238، دار ابن حزم۔
شرف المصطفیٰ، باب ذکر الہجرۃ وحدیث الغار، 2\345، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ، 1424ھ۔
تاریخ مدینۃ دمشق، حرف العین، عبد اللہ یقال عتیق بن عثمان، 30\160، دار الفکر، 1415ھ۔

کلمہ تو پڑھتے ہیں اگرچہ زکوۃ نہیں دیتے تو نہ دیں نماز تو پڑھتے ہیں۔ یہ لہجہ تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

تو حضرت امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ کہا کہ

لو منعونی عقالا مما کانوا یؤدون إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علیہ

اگر باقی زکوۃ دے کر صرف وہ رسی جس سے یہ جانور کو باندھتے تھے وہ نہیں دیں گے میں پھر بھی ان کے خلاف لڑائی کروں گا۔

تم تو کہتے ہو نا کہ پوری زکوۃ ہی نا دیں تو میں ان کو چھوڑ دوں، صرف نماز پہ اکتفاء کرلوں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ میں نے جو خلافت نبھانی ہے اس خلافت میں میں نے دین میں تھوڑی سی بھی کمی نہیں ہونے دینی چونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ظاہری کے اندر یہ رسی بھی ساتھ دیتے تھے اور اب اگر زکوۃ کا جانور تو دیں مگر رسی نہ دیں تو میں اس کے خلاف بھی ان سے جہاد کروں گا، قتال کروں گا۔

یعنی وہ جو جہاد بالسیف ہوتا ہے وہ مراد ہے۔ یہ بالخصوص قابل توجہ الفاظ ہیں ورنہ ویسے تو ہزاروں کتابوں میں اس مناظرے کا ذکر ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے درمیان منکرین زکوۃ کے مسلے پر ہوا تھا۔ وہ کہتے تھے نرمی کرو اور آپ نے کہا کہ نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بالآخر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی مان گئے۔

اور پھر ایسا مانا کہ کہا کرتے تھے میری پوری زندگی کی فتوحات اور جو کچھ

میرے پاس ہے اس کے بدلے اگر اللہ تعالیٰ مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک دن کی نیکی دے دے تو میں سمجھوں گا مجھے بڑا فائدہ ہو۔

اور وہ کون سا دن ہے؟ جس دن حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فتوی دیا تھا کیونکہ اگر اس دن وہ میری بات تسلیم کر جاتے تو دین اسی دن ختم ہو جاتا۔ چھٹیاں لینے والے لوگ چھٹیاں لیتے چلے جاتے اور انہوں نے مستقل مزاجی کے ساتھ واقعی ثابت کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔

اس بنیاد پر وہ دن بڑا عظیم دن تھا۔ تو یہاں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الفاظ انوکھے پیش کیے کہتے ہیں

ولو اجتمع علی عدد الحجر والمدر والشوك والشجر والجن والإنس لقاتلتهم وحدی

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے مسترد کر دی اور فرمایا کہ کوئی زکوۃ کے پیسوں میں سے ایک پیسہ بھی کم کرے یہ تو دور کی بات ہے میں رسی بھی کم نہیں کرنے دوں گا۔ پورے دین پر عمل کراوں گا۔

اور یہ بات ہمارے اصول میں بعد میں آئی کہ اصول دین میں سے کوئی ایک کا منکر ہو جائے تو سارے دین کا ہی انکار ہو جاتا ہے یعنی ایمان تجزی کو قبول نہیں کرتا کہ کہا جائے پونا مومن ہے یا آدھا مومن ہے نہیں بلکہ ایمان ہے تو سارا ہے، نہیں تو سارا نہیں۔

اگر ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرلے تو نہ اس کی نماز نماز ہے، نہ اس کا روزہ روزہ ہے، نہ اس کا حج حج ہے، نہ زکوۃ زکوۃ ہے، نہ کلمہ کلمہ ہے کیونکہ اس

نے ضروریات دین میں سے ایک کا انکار کر دیا۔

توزکوۃ ضروریات دین سے ہے۔ جب انہوں نے انکار کیا تھا تو نماز کا حوالہ کیوں دے رہے ہو؟ نماز نماز ہی نہیں رہی۔ نماز قبول ہی نہیں اس مناظرے پر پوری امت کو یہ اصول ملے۔

تو امام جعفر صادق کی روایت کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جو جواب میں لفظ بولے ان سے آپ کی جرأت و بہادری کا اظہار ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اب صرف علمی طور پر بات ہی نہیں کرنی تھی، آگے حالات کا سامنا بھی کرنا تھا کیونکہ اگر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نہیں نکلتے تو پھر حضرت سیدنا صدیق اکبر کو ہی حالات کا سامنا کرنا تھا۔ ویسے تو یہ ہوا نا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائل ہو گئے لیکن اگر عمر جیسا انسان جو سیکنڈ قیادت ہے وہ بھی ابھی اڑے ہوئے ہیں تو پھر ساتھ کون دے گا؟

تو اس موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ولو اجتمع علی عدد الحجر

اس دنیا میں جتنے پتھر ہیں اتنے منکر زکوۃ اکٹھے ہو کے آجائیں

میرے اتنے دشمن ہوں جتنے پتھر ہیں

والمدر

جتنے مٹی کے ڈھیلے ہیں

والشوك والشجر

جتنے درختوں پہ کانٹے ہیں

والجن والانس

کائنات میں جتنے جن ہیں اتنے دشمن آ جائیں۔ کائنات میں جتنے انسان ہیں اتنے دشمن آ جائیں

سوچیے کہ پھر دشمنوں کی کتنی بڑی Gathering (اجتماع) ہوگی؟ فرمایا

لقاتلتهم وحدی

عمر میں تجھ کو نہیں بلاوں گا میں اکیلا لڑوں گا۔

میں تم جماعت صحابہ میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بلاوں گا یعنی یہ کہوں کہ چلو میرے ساتھ مل کے اسلام کے دشمنوں کے ساتھ لڑیں، نہیں میں اکیلا لڑوں گا یہ امام جعفر صادق نے رافضی کے سامنے پڑھا اور ساتھ فرمایا کہ

وكانت هذه الآية أفضل لأبي بك

جو تم نے حضرت مولا علی کے بارے میں پڑھی

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ

ٹھیک ہے یہ ان کی شان ہے لیکن یہ آیت

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

اور یہ آیت

مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ پہلا ارتداد تھا اور پہلے ارتداد میں دین کے رکھوالے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

اس پر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ کہا کہ یہ آیت جواب میں پڑھ رہا ہوں یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں یقینی طور پر ہے اور اس آیت سے

شان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو شان مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی آیت سے کئی گنا بڑی ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کا سا کام کیا

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے لہٰذا میرا دعویٰ پھر بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ہیں۔

اسی چیز کو پیر سید مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب تصفیہ کے اندر بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کو بیان کرتے ہوئے لکھا۔ بالخصوص یہ جو موقع تھا ارتداد کا اس ارتداد کے موقع کی وضاحت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ چیز لکھی جو امام جعفر صادق نے اپنے مناظرے میں پیش کی

تصفیہ مابین سنی وشیعہ کے صفحہ نمبر 19 پر آپ لکھتے ہیں کہ

"ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے ابوحفص سے سنا کہتا تھا بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے"۔[1]

یہ لفظ جو کہے کہ نبی کا سا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی تھے نہیں مگر کام نبی کا سا کیا ہے اس کام کے کرنے میں نبیوں کو اپنے موقف پر اتنی قطعیت ہوتی ہے چونکہ ان پر وحی آئی ہوتی ہے اور یہ ہیں غیر نبی۔ وحی کا دروازہ بند ہو چکا تھا مگر ڈٹ اس طرح گئے، اتنی قطعیت کے ساتھ کہ عمر جیسا بندہ ہلا نہ سکا۔

(1) تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ: 31، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

اس واسطے پیر مہر علی شاہ صاحب نے یہ لکھا کہ یہ قول حضرت ابو حفص کا ہے

بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل نہیں"

یہ امتحان سے ثابت ہوا کہ افضل نہیں

"کیونکہ اس نے "یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے" مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔ غزوہ بدر اور حدیبیہ وغیرہ کے بعد یہ جہاد بالمرتدین عظیم الشان واقع ہوا ہے۔ اس کی عظمت کے مقابلہ میں مومنوں کو تسلی دی گئی ہے کہ خبر دار اس فتنہ ارتداد سے گھبرانا نہیں۔

تو یہاں

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ

والی آیت لکھ کر پھر لکھتے ہیں:

"بنظر انصاف اگر دیکھا جائے تو اس وعدہ کا مصداق صدیق اکبر ہی تھے۔[۱]

وہ جو حضرت امام جعفر صادق نے آیت پڑھی

مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ۔[۲]

یہ وعدہ ہے کہ اللہ ایک قوم لائے گا۔ اس وعدہ کا مصداق صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہی تھے"

کہ اگر لوگ مرتد ہوئے تو اللہ ایک قوم لائے گا۔ وہ کون سی قوم ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

---

(۱) تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ:32، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

(۲) پارہ:6، سورۃ المائدۃ، الآیۃ:54۔

" کیونکہ بعہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اتنی فوج جمع ہو کر مرتدین کے لیے نہیں گئی اور عہد صدیقی اور فاروقی کے بعد بھی اتنی جمعیت میں افواج مرتدین کے مقابلہ میں کبھی نہیں نکلیں"۔[3]

تو یہ ایک موقع تھا جب مرتدین کے خلاف اتنی بڑی فوج نکلی اور وہ نکلی تب جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈٹ گئے اور فرمایا کہ اگر پتھروں جتنے، جنوں جتنے، ساری کائنات کے درختوں جتنے دشمن آجائیں میں اکیلا لڑوں گا تو سارے صحابہ پھر ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

تو یہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ یہ ان کا کام ہی ہے کہ انہوں نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔

اور مزیدار بات یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو پہلے استدلال ذکر کیا گیا، اسی استدلال سے حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استفادہ کیا۔

اب چونکہ یہاں رافضی اپنا پورا زور لگا رہا تھا مگر مقابلے میں بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو یہ فرماتے تھے

کان یقول ولدنی أبو بکر مرتین۔[4]

ابوبکر صدیق تو میرے دوہرے باپ ہیں۔

---

(3) تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ: 32، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

(4) تہذیب الکمال لیوسف المزی، باب الجیم، من اسمہ جعفر وجمیل، 5\75، موسسۃ الرسالۃ

تہذیب التہذیب لابن حجر، حرف الجیم، من اسمہ جعفر، 2\88، دار الفکر، بیروت۔

رافضی کی چوتھی دلیل

پھر رافضی نے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک اور آیت پیش کی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً

نزلت فی علی علیہ السلام

کنزالایمان:

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر

نزلت فی علی علیہ السلام

یہ آیت حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

كان معه أربعة دنانير

اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس صرف چار دینار تھے

فأنفق ديناراً بالليل

ایک دینار رات کے وقت خرچ کیا،

وديناراً بالنهار

دوسرا دن کے وقت خرچ کیا،

وديناراً سراً

تیسرا دینار چھپا کر خرچ کیا

وديناراً علانية

چوتھا ظاہرا خرچ کیا

فنزلت فیه هذه الآیة.

تو یہ آیت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

فقال له جعفر علیه السلام: لأبی بکر رضی الله عنه أفضل من هذه فی القرآن

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو تو نے بیان کیا وہ برحق ہے۔ ان کی شان میں یہ آیت اتری ہے لیکن تم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ والی کیوں نہیں پڑھتے؟ جس آیت میں اس سے بڑی شان ذکر ہے وہ کیوں نہیں پڑھی؟

اب اس رافضی نے اپنے طور پر تیاری تو کی ہوئی تھی اور اچانک آدھمکا اور اچانک آ کر سوال کرنے شروع کر دیے اور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حکمت کا سمندر تھے اور حق کو ظاہر کرنے کے لیے انہوں نے فوراً اس کے سامنے یہ امور رکھے اور کہیں پھر وہ آگے سینہ زوری کر کے بڑھ نہیں سکا پھر رستے ہی بدلتا رہا۔ اگر یہ دلیل ٹھیک نہیں تو پھر یہ دلیل دیکھو، پھر یہ دلیل دیکھو یہ دلیل ہے اور بالآخر تائب ہوا اور اس موقف کو تسلیم کیا جو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف ہے تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

لأبی بکر رضی الله عنه أفضل من هذه فی القرآن

قال الله تعالیٰ: وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ○ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ○ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ○ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ [1]

---

(1) پارہ: 30، سورۃ اللیل، الآیات: 1 الی 6

یہاں تک پڑھ کے کہتے ہیں

ابو بکرٍ

امام جعفر صادق نے کہا یہ

صدق بالحسنی

کون ہے؟ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یعنی

مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ابو بکرٍ

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ابو بکرٍ

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ابو بکرٍ

وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقٰی ابو بکرٍ

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ابو بکرٍ۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰیۤ○ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی○ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی۔[1]

اَنْفَقَ مَالَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا

کہا ادھر چار دینار خرچ کیے ہیں اور ان کی شان بڑی ہے۔

انفاق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور ادھر کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو چالیس ہزار دینار اپنے محبوب علیہ السلام کے قدموں میں نچھاور کیے ہیں۔

اس طرح کر کے ایک ایک آیت کے اندر جو فضیلت تھی اور اس کے اندر ان گنت

(1) پارہ: 30، سورۃ اللیل، الآیات، 19 الی 21۔

جز ئیات تھے آپ نے ان سب کو اس قدر خوبصورت انداز میں پیش کیا اور تفسیر میں تعین کرتے گئے کہ وہ کون ذات ہے کہ جس کے بارے میں یہاں اللہ تعالی فرما رہا ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے اندر پانچ مرتبہ لفظ ابو بکر بولا ذکر فرمایا۔

یعنی اس انداز میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو تو نے آیت پڑھی تھی وہ برحق ہے اور اس میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ہے لیکن یہ بھی تو پڑھو جس میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت ذکر ہے۔

تو اس بنیاد پر آپ نے اسے مبہوت کیا اور یہ واضح کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو رب ذوالجلال نے کس قدر شان و مرتبہ عطا کیا

اور ابھی اس دلیل کے اندر الفا کا ذکر ہے، درھم کا ذکر نہیں۔ بطور فرض اگر اس سے مراد چالیس ہزار درھم بھی ہو تو بہت بڑی Amount (رقم) ہے دینار تو مزید زیادہ قیمت کے ہوتے ہیں وہ تو مزید ایک تحفہ ہو گا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔ تو حضرت امام جعفر فرماتے ہیں کہ

حتی تجلل بالعباء

یہاں تک کہ کچھ پاس نہ بچا بوری پہن لی۔

خدا رضائے صدیق چاہتا ہے

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے بوری پہنی تو اللہ تبارک وتعالی نے حضرت جبرائیل علیہ لسلام کو بھیجا حالانکہ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے مگر قیامت تک یہ بات واضح کرنا مقصود تھی کہ میرے محبوب کے صدیق کی شان کیا ہے؟

تو جبرئیل علیہ السلام آ گئے

فقال الله العلی الأعلی یقرئك السلام

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرکار ﷺ سے آکر کہا اللہ علی الاعلی آپ کو سلام کہہ رہا ہے

ویقول: اقرأ علی أبی بکر منی السلام

اللہ فرمارہا ہے میرے محبوب ﷺ میری طرف سے ابوبکر کو سلام دے دو

وَقُلْ لَهٗ

اے میرے محبوب ﷺ آپ ابوبکر صدیق سے پوچھو

اراضٍ انت عنی فی فقرك هذا

اس فقر میں مجھ پر راضی تو ہو

یعنی چالیس ہزار درھم دینار تو محبوب علیہ السلام کے لیے پیش کردیے اور گھر کا سب کچھ کپڑے تک بھی سرکار دو عالم ﷺ پر نثار کردیا اور خود بوری پہن لی تو ابوبکر کیا دل سے راضی تو ہونا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ دل تو جانتا ہے لیکن امت پر اظہار تب ہی ہوا جب رب تعالیٰ نے پوچھا اور رسول پاک ﷺ کے ذریعے سے یہ سوال کیا کہ ایک بندہ کر تو بیٹھتا ہے کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ سب کچھ ہی میں دے بیٹھا ہوں تو اپنے پیارے صدیق سے تو پوچھو

اراضٍ انت عنی فی فقرك هذا

اے ابوبکر اپنے اس فقر میں مجھ پہ تم راضی ہو یا ناراض ہو؟

وہ جانتا ہے دل کے راز پھر بھی پوچھ رہا ہے۔

یہ ہے مقامِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رب تعالیٰ سرکار دو عالم ﷺ کے ذریعے پچھوار رہا ہے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کس قدر محبوبیت ہے کہ رسول پاک ﷺ پوچھ رہے ہیں ابوبکر میرا رب پوچھ رہا ہے کہ تم خوش تو ہو؟

فقال::: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

أسخط علی ربی عز وجل؟

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اپنے رب سے ناراض ہو جاؤں؟

یہ استفہامی انداز میں کہا پھر فرمایا کہ

أنا عن ربی راضٍ، أنا عن ربی راضٍ، أنا عن ربی راضٍ

تین بار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو اپنے رب سے راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کیا تو حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

وَوَعَدَہُ اللّٰہُ اَنْ یُرْضِیَہٗ

اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بھی آپ کو راضی کرے گا۔

یہ مناظرے کہ اندر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے مقابلے آیات بیان کر کے اس کی وضاحت کی کہ اے رافضی جو تم نے مولا علی کی شان میں آیتیں پڑھیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے قرآن میں افضلیت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ ابھی تک چھ سوالات و جوابات ہوئے ہیں۔ اس مناظرہ کا یہ پہلا پارٹ ہے۔ ان شاء اللہ اگلا حصہ اس کا پھر بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعوی الحمد للہ رب العلمین

فہم دین

15 جلدیں

مجموعہ خطابات کنز العلماء ڈاکٹر مولانا محمد اشرف آصف جلالی

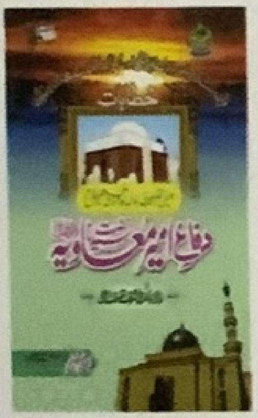

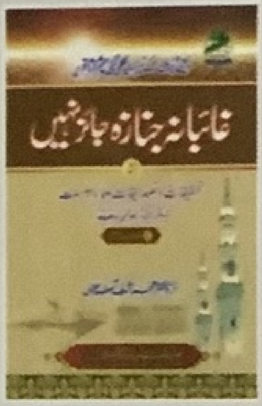

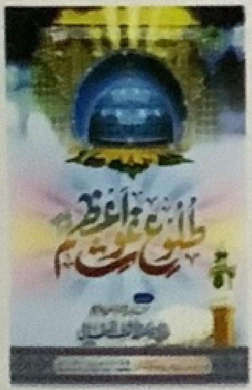

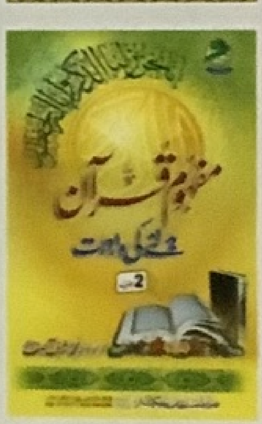

صراط مستقیم پبلیکیشنز کی مزید مطبوعات

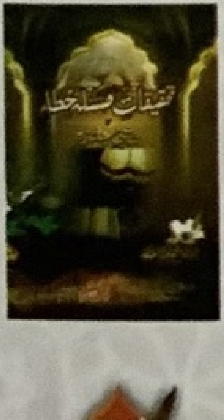

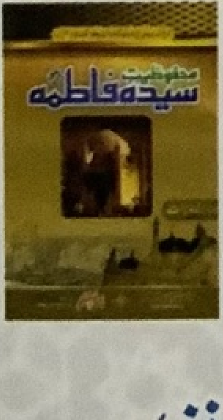

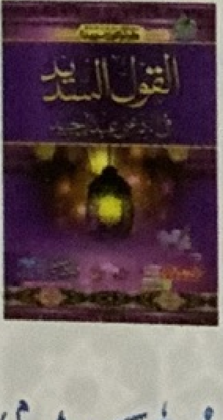

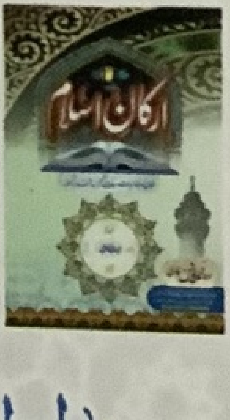

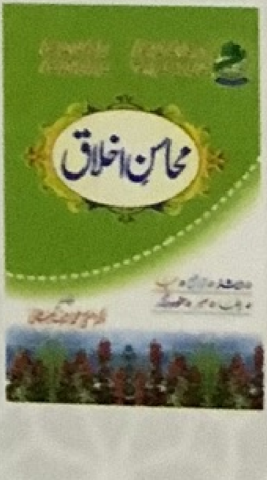

Vasi
0321
8654956

صراط مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0315, 0321-9407699